روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 205 | جمعرات - 17 ربیع الثانی - 1416ھ ' 14 تبوک 1374ھش ' 14 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی علوم کے حصول کیلئے تقویٰ طہارت کی ضرورت ہے

جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہو گا۔ دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق' فاجر ہو ظالم ہو وہ ان کو حاصل کر سکتا ہے (-) لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ولی اللہ یا ابدال بننے کے لئے کوئی خاص راہ ہے جو قرآن شریف میں نہیں ہے۔ وہ سخت نادان اور غلطی پر ہیں۔ یہی وہ راہ ہے جس سے یہ درجے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ ولی یا ابدال کیا کرتے ہیں؟ یہی کہ وہ سچی تبدیلی کر لیتے ہیں اور (کلام الٰہی) کی تعلیم کا سچا متبع اپنے آپ کو بناتے ہیں اور نیکی کو اس حد اور درجہ تک کرتے ہیں جو اس کے کمالات کے لئے مقرر ہے۔ یہی نماز' روزہ' زکوٰۃ' صدقات وغیرہ وہ بھی بجالاتے ہیں' لیکن ان میں اور دوسرے لوگوں میں اس قدر فرق ہے کہ وہ اس حد تک ان اعمال صالحہ کو بجالاتے ہیں کہ ان میں ایک قوت اور طاقت آجاتی ہے اور ان سے وہ افعال سرزد ہوتے ہیں جو دوسروں کی نظر میں خوارق ہوتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ اعمال صالحہ کو پورے طور پر بجالاتے ہیں۔ پس جو شخص پوری نیکی کرتا ہے اور اس کو ادھورا اور ناقص نہیں چھوڑتا اور (کلام الٰہی) کی تعلیم کا پورا پابند اپنے آپ کو بنا لیتا ہے وہ یقیناً ولی اور ابدال ہو جاتا ہے۔ جو چاہے بن سکتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے واسطے بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور دعا کی تعلیم بھی (کلام الٰہی) کی تعلیم ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 144)

ضروری اعلان

○ ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن - وقف عارضی) ربوہ کے دفتر میں فی الحال فون نہیں تاہم بوقت ضرورت فون نمبر 212057 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے جو ہمارے ہمسایہ دفتر نظارت اشاعت کا ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن و وقف عارضی)

نکاح

○ مکرم شیخ مامون احمد صاحب آرکیٹکٹ زعیم حلقہ گلشن اقبال لاہور لکھتے ہیں۔ میرے بھانجے عزیزم شہزاد زکریا مقیم لاس انجلس امریکہ جو محترم گروپ کیپٹن ریٹائرڈ شیخ عبدالحی صاحب کے نواسے اور محترم شیخ عبدالحق صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پڑنواسے ہیں کا نکاح عزیزہ محترمہ مہوش شاہ بنت برادرم عزیزم سید مشہود احمد شاہ صاحب ابن محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب (جو خود بھی رفیق بانی سلسلہ تھے اور جن کے والد حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب بھی رفیق بانی سلسلہ تھے) کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ گیارہ ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر مورخہ 14- جولائی 1995ء کو دارالذکر لاہور میں پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

○ عزیزہ قانتہ صادقہ صاحبہ بنت مکرم کلیم اللہ خان صاحب دارالعلوم غربی الف ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد منور احمد صاحب ابن چوہدری نور محمد صاحب (وفات یافتہ) ساکن دارالعلوم غربی الف ربوہ حال جرمنی سے مبلغ پچاس ہزار روپے مہر پر مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد نے مورخہ 95-7-14 کو بیت الخلیل دارالعلوم غربی الف ربوہ میں پڑھا۔ جبکہ عزیزہ حماستہ البشریٰ صاحبہ بنت مکرم کلیم اللہ خان صاحب کا نکاح مکرم شیخ طارق جاوید صاحب ابن مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب (وفات یافتہ) ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا حال ٹورنٹو کینیڈا کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم چوہدری منیر احمد صاحب بسمل نائب ناظر اشاعت ربوہ نے مورخہ 95-9-6 کو بیت الصادق دارالعلوم غربی ربوہ میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر دو خاندانوں کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

بڑے مقصد کے حصول کیلئے بڑی قربانیوں کی ضرورت

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جتنی بڑی چیز ہو اتنا ہی زیادہ وقت اس کے لئے قربان کرنا پڑتا ہے اور چیزوں کی بڑائی چھوٹائی قربانیوں کی بڑائی چھوٹائی ہی کا نام ہے۔ پھر کسی بڑے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے نہ صرف بڑی قربانیوں کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ صحیح طریق سے قربانیاں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے کے لئے دس بیس یا سو بکرے ذبح کر دیئے جائیں اور علم حاصل ہو جائے۔ بلکہ اس کے لئے قربانیاں ہوں اور اس کے مناسب قربانیاں ہوں۔ تو مقصد حاصل ہوتا ہے۔

دیکھو انسان کی زندگی کے قیام کے لئے کس قدر قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ غلہ قربان ہوتا ہے پانی خرچ ہوتا ہے۔ ہوا قربان ہوتی ہے۔ روپیہ قربان ہوتا ہے۔ تب جا کر ایک وجود ہلاکت سے بچتا ہے۔ پھر بچوں کی تربیت کے لئے جس قدر زیادہ قربانی کی جائے۔ اسی قدر وہ بڑے بنتے ہیں۔ بڑے بننے کے یہ معنی نہیں کہ وہ جسمانی طور پر بڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ اچھی تربیت سے وہ شریف ہوتے ہیں۔ اور ملک اور قوم کے لئے مفید اور مذہبی طور پر نیک اور صالح ہوتے ہیں' لیکن اگر کوئی شخص اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اپنے وقت اور آرام کی قربانی نہیں کرتا۔ اور اس بات کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ اس کے بچے کہیں آوارہ ہو کر پھرتے رہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے بچے قوم کے

باقی صفحہ 7 پر

ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

14- تبوک 1374 ھش   14 - ستمبر 1995ء

تکبر کی پلیدی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اے سعادت مند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ۔ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ (عبادت) میں بہت دعا کرو۔ کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے۔ کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔"

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے متعدد باتیں بیان فرمائی ہیں۔ سب سے بڑھ کر تکبر کی پلیدی کا ذکر کیا ہے کہ باقی برائیاں بھی بے شک برائیاں ہیں اور ان سے پاک ہونے کی ضرورت ہے لیکن تکبر ایک ایسی برائی ہے جو انسان کو گراوٹ کی انتہا تک پہنچا دیتی ہے۔ اپنے ماحول میں ہر شخص کو اپنے سے کمتر سمجھنا اور اپنے آپ کو سب سے بہتر گرداننا۔ یہی وہ بات ہے جو انسان کو انسانوں کی ہمدردی کرنے سے محروم رکھتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بات ماننے کی طرف بھی مائل نہیں ہونے دیتی۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ تکبر کو چھوڑ کر انسان کو چاہئے کہ دل کا مسکین بن جائے کیونکہ یہی ایک ایسی صورت ہے جس سے بنی نوع کی ہمدردی کر سکتا ہے۔ اور جب ہم اپنے ماحول میں ہر شخص کو ہمدردی کے ساتھ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے تو یقیناً ہمارے دل ان کی بدخواہی سے باز رہیں گے۔ اور انہیں اچھی اچھی باتوں کی طرف مائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اس ارشاد کے مطابق یہ بات نہایت ضروری ہے کہ انسان دنیا میں رہتے ہوئے خدا کا ہو جائے اگر وہ بنی نوع انسان کے ساتھ نیک سلوک کرے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور اس کے ہر اچھے کام کی سرانجام دہی میں اس کی مدد کرے گا۔ ایسا کرنے کے لئے انسان کو پاک دل بننے کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کی پلیدی سے دور رہنے کی ضرورت ہے۔ تکبر کو چھوڑ کر مسکین اور ہمدرد بن جانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب باتوں کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا ہاتھ پکڑ کر چلنا ورنہ میں گر جاؤں گا
میری خاطر خود بھی سنبھلنا ورنہ میں گر جاؤں گا
ٹیڑھی میڑھی راہوں سے شرماتا ہوں گھبراتا ہوں
بن سوچے رستہ نہ بدلنا ورنہ میں گر جاؤں گا

ابو الاقبال

آپ کی ذات ہے کرنوں کے ہدف کی مانند
آپ کا نام چمکتا ہے ستاروں کی طرح
فوجِ سلطانِ قلم کے ہیں جوانمرد سپاہ
بات بات آپ کی لگتی ہے بہاروں کی طرح

آپ میدانِ عمل میں ہیں اگر مصروفِ کار
آپ کی تقریر اور تحریر ہے پُر از ثمار
ایک اِک لمحہ بنا دیں آپ عمر جاوداں
آپ کا ہر ولولہ ہو عزم و ہمت پر نثار

تقریر بھی سامع پہ اثر کرتی ہے لیکن
دنیا کے کناروں پہ پہنچ جاتی ہے تحریر
سنتے ہیں تو کچھ لوگ بُھلا دیتے ہیں اکثر
پڑھتے ہیں تو بَن جاتی ہے الفاظ کی تصویر

وہ جو کرتے ہیں ان کو کرنے دو
تم نہ نیکی سے تنگ آ جانا
صبر کے وصف کا ہے یہ مفہوم
حالتِ غیر سے نہ گھبرانا

آپ کو دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا گیا
ایک عرصہ تک رہے ہیں آپ مصروفِ عمل
آپ نے جو کچھ کیا تاریخ ہے
لمحہ لمحہ آپ کا ہے بے بدل

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

فانی ایم و تیرِ ما تیرِ حق است
صیدِ ما در اصل نخچیرِ حق است

ہم تو فانی لوگ ہیں اور ہمارا تیر خدا کا تیر ہے اور ہمارا شکار دراصل خدا کا شکار ہے

صادقے دارد پناہِ آں یگاں!
دستِ حق در آستینِ اُو نہاں

صادق تو اس یکتا کی پناہ میں ہوتا ہے اور خدا کا ہاتھ اس کی آستین میں چھپا ہوا ہوتا ہے

ہر کہ بادستِ خدا پیچد زِ کیں
بیخِ خود کندد چُو شیطانِ لعیں

جو شخص دشمنی کی وجہ سے خدا کے ساتھ لڑتا ہے وہ شیطان لعین کی طرح اپنی ہی جڑ اکھیڑتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان لوگوں کا ذکر فرماتے ہیں جو خدا تعالیٰ میں اپنے آپ کو فنا کر دیتے ہیں اور صدق دلی کے ساتھ اس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی رضاء کی راہوں پر چلتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ یعنی ایسے خدا پرست لوگ جو اپنے آپ کو فنا کر چکے ہوتے ہیں جب وہ کسی کے متعلق کچھ کہتے ہیں تو بالکل ایسے ہی ہوتا ہے جیسے کہ وہ بات خدا تعالیٰ نے کہی ہو۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے اتنا قریب کر لیتے ہیں کہ خدا ان کی زبان، ان کے ہاتھ، ان کے پاؤں اور ان کے کان، بن جاتا ہے اور جو شخص ان لوگوں کا شکار ہوتا ہے وہ دراصل خدا ہی کا شکار ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا کی رضاء کے پیش نظر کرتے ہیں اور خدا ہی کے لئے کرتے ہیں اور یہ وہ سچے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگرچہ ظاہراً طور پر تو وہی نظر آتے ہیں لیکن ان کی آستینوں میں خدا کا ہاتھ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا کی رضا کے مطابق کرنے کی وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا ہی کرتا ہے۔ یہ تو ان لوگوں کی بات ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو اپنے سچ کی وجہ سے سب میں نمایاں ہوتے ہیں اور جن کی حفاظت خدا تعالیٰ خود کرتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے دشمنی کرتا ہے یعنی جان بوجھ کر اس کے احکام کو پیٹھ کے پیچھے ڈالتا ہے۔ اور اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خود ہی اپنی جڑوں پر تبر رکھ رہا ہوتا ہے۔ اور اس کی مثال اگر دی جا سکتی ہے تو صرف یہی کہ وہ وہ کچھ کرتا ہے جو مردود شیطان کرتا ہے۔ گویا کہ ہمارے سامنے دونوں قسم کے افراد کے خصائص رکھ دیئے گئے ہیں۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کی پناہ بن جاتا ہے اور ان کے کاموں کو وہ اپنی طرف منسوب کر لیتا ہے اور وہ لوگ جو خدا سے دُوری اختیار کرتے ہیں بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل نہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی جڑوں کو خود اکھاڑ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے آپ کو اسی میں فنا کر کے اس کا اتنا قرب حاصل کر لیں کہ وہ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے اور ہمارے کام اسی کی طرف منسوب ہونے لگیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ کالم 4

غرضیکہ جس محبت اور شوق سے آپؐ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ اور ان مشاغل کے باوجود جو آپؐ کو دن کے وقت درپیش رہتے تھے اس کی نظیر دنیا میں اور کسی ہادی کی نہیں مل سکتی۔ اول تو میں دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر دنیا کے دیگر ہادیان کے اشغال کا آپؐ کے اشغال سے مقابلہ کیا جائے تو ان کے اشغال ہی آپؐ کے مقابلے میں بہت کم نکلیں گے لیکن اس فرق کو نظر انداز کر کے بھی ان کی زندگی میں ذکر الٰہی کی یہ کثرت نہ پائی جائے گی۔

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا مطالعہ جس غور سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اور کسی انسان نے نہیں کیا۔ اسی لئے جس پیار سے آپؐ اپنے پیارے کا نام لیتے تھے اور کسی نے نہیں لیا۔ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے محبین اور ذاکرین میں بڑے بڑے لوگ ہوئے ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ آپؐ جیسا ذاکر اور محبّ اور کوئی نہیں مل سکتا۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے قدم متورم پنڈلیاں سوج جاتیں۔ (لوگ آپ سے جب کہتے کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں) تو آپ جواب دیتے کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

اللہ! اللہ! کیا عشق ہے۔ کیا محبت ہے۔ کیا پیار ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ خون کا دوران نیچے کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے ہیں۔ لیکن محبت اس طرف خیال ہی نہیں جانے دیتی۔ آس پاس کے لوگ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ یہ کرتے کیا ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درد سے تکلیف محسوس کر کے آپؐ کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ آپؐ یہ کیا کرتے ہیں اور کیوں اپنے آپ کو اس تکلیف میں ڈالتے ہیں اور اس قدر دکھ اٹھاتے ہیں آخر کچھ تو اپنی صحت اور اپنے آرام کا بھی خیال کرنا چاہئے۔ مگر وہ دکھ جو لوگوں کو بے چین کر دیتا ہے۔ اور جس سے دیکھنے والے متاثر ہو جاتے ہیں۔ آپ پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ اور بجائے عبادت میں کچھ سستی کرنے کے اور آئندہ اس قدر لمبا عرصہ اپنے رب کی یاد میں کھڑے رہنا ترک کرنے کی بجائے آپ ان کی اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور انہیں جواب دیتے ہیں کہ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ وہ مجھ پر اس قدر احسان کرتا ہے۔ اس قدر فضل کرتا ہے اس شفقت کے ساتھ مجھ سے پیش آتا ہے۔ پھر کیا اس کے اس حسن سلوک کے بدلہ میں اس کے نام کا ورد نہ کروں؟ اس کی بندگی میں کوتاہی شروع کر دوں؟

کیا اخلاص سے بھرا اور کیسی شکر گزاری ظاہر کرنے والا یہ جواب تھا اور کس طرح آپ کے قلبِ مطہر کے جذبات کو کھول کر پیش کر دیتا ہے۔ خدا کی یاد اور اس کے ذکر کی یہ تڑپ اور کسی کے دل میں ہے؟ کیا کوئی اور اس کا نمونہ پیش کر سکتا ہے؟ کیا کسی اور قوم کا بزرگ آپؐ کے اس اخلاص کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ میں اس مضمون کے پڑھنے والے کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس عبادت کے مقابلہ میں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہئے کہ آپؐ کس طرح کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ اور یہی نہیں کہ رات کے وقت عبادت کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور دن بھر سوئے رہتے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر اس شوق اور تڑپ کا پتہ نہ لگتا جو اس صورت میں ہے کہ دن بھر بھی آپ خدا تعالیٰ کے نام کی اشاعت و اطاعت و فرمانبرداری کا رواج دینے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ خود پانچ وقت میں امام ہو کر نماز پڑھاتے تھے۔ دور دور کے جو وفود اور سفراء آتے تھے ان کے ساتھ خود ہی ملاقات کرتے۔ اور ان کے مطالبات کا جواب دیتے۔ جنگوں کی کمان بھی خود ہی کرتے۔ صحابہؓ کو قرآن شریف کی تعلیم بھی دیتے۔ جج بھی خود تھے۔ تمام دن جس قدر جھگڑے لوگوں میں ہوتے ان کے فیصلے کرتے۔ عمّال کا انتظام۔ بیت المال کا انتظام۔ ملک کا انتظام۔ دین اسلام کا اجراء اور پھر جنگوں میں فوج کی کمان۔ بیویوں کے حقوق کا ایفاء پھر گھر کے کام کاج میں شریک ہونا۔ یہ سب کام آپؐ دن کے وقت کرتے ان کے بجا لانے کے بعد بجائے اس کے کہ چُور ہو کر بستر پر جا پڑیں اور سورج کے نکلنے تک اس سے سر نہ اٹھائیں۔ بار بار اٹھ کر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر کے تحمید کرتے اور نصف رات کے گزارنے پر اٹھ کر وضو کرتے اور تن تنہا جب چاروں طرف خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا ہوتا۔ اپنے رب کے حضور میں نہایت عجز و نیاز سے کھڑے ہو جاتے اور تلاوت قرآن شریف کرتے۔ اور اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ حتیٰ کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔ تو اس قدر تکلیف ہوئی کہ قریب تھا کہ میں نماز توڑ کر بھاگ جاتا۔ کیونکہ میرے قدم اب زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اور میری طاقت سے باہر تھا کہ زیادہ کھڑا رہ سکتا۔ یہ بیان اس شخص کا ہے جو نوجوان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عمر میں کہیں کم تھا۔ جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ آپ کی ہمت اور جذبہ محبت ایسا تیز تھا کہ باوجود پیری کے اور دن بھر کام میں مشغول رہنے کے آپ عبادت میں اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ جوان اور پھر مضبوط جوان جن کے کام آپؐ کے کاموں کے مقابلہ میں پاسنگ بھی نہ تھے۔ آپؐ کے ساتھ کھڑے نہ رہ سکتے۔ اور رہ جاتے۔

یہ عبادت کیوں تھی۔ اور کس وجہ سے آپؐ یہ مشقت برداشت کرتے تھے۔ صرف اسی لئے کہ آپؐ ایک شکر گزار بندے تھے۔ اور آپؐ کا دل خدا تعالیٰ کے احسانات کو دیکھ کر ہر وقت اس کے ذکر کرنے کی طرف مائل رہتا۔ چنانچہ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں جب آپؐ سے سوال کیا گیا کہ آپؐ اس قدر عبادت میں کیوں مشغول رہتے ہیں تو آپؐ نے یہی جواب دیا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

باقی کالم 1 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

پہلے تو جنگل کو صرف جنگل ہی سمجھا جاتا تھا۔ یعنی کوئی ایسا خطہ جہاں بہت سے درخت اگے ہوئے ہوں اور بارش کے سلسلے میں یہ کہا جانے لگا کہ جنگلات زیادہ ہوں تو ملک میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ یہ سب باتیں آہستہ آہستہ آگے بڑھی ہیں اب جنگلات کو ملک کے پورے رقبہ کے ساتھ ایک تناسب کے مطابق اگانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ پاکستان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہاں جنگلات کا رقبہ بہت کم ہے اسے جتنی جلد بڑھایا جاسکے ملک کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ جنگل کا یہ فائدہ تو شروع ہی سے دنیا کو معلوم ہے کہ وہاں جنگلی جانور ہوتے ہیں ان کا شکار کیا جاتا ہے اور بعض شکاری اپنے شکار کی روداد کی کتابیں تصنیف کرتے ہیں اور بڑا نام کماتے ہیں۔ پھر شکار بھی کس کس جانور کا۔ یہ بھی ایک خاص پہلو ہے اور بعض اوقات بعض ممالک میں بعض جانوروں کو مارنے پر پابندی لگادی جاتی ہے۔

اب جنگلات کے متعلق جلد جلد نئی باتیں سامنے آرہی ہیں۔ گذشتہ دنوں ہم نے سنا کہ دنیا کی تمام حکومتوں کو یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک کے جنگلات کا فضائی سروے کریں۔ اور نقشے بنوائیں۔ یہ تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ مکانوں کے نقشے بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ مکان بنانے سے پہلے مکان کا نقشہ بنایا جاتا ہے۔ یا شہروں کے فضائی نقشے تیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن پہلے یہ بات کبھی سامنے نہیں آئی تھی یا کم از کم ہم نے نہیں سنی تھی کہ جنگلات کا بھی فضائی سروے کیا جائے۔ اور ان کے نقشے بنائے جائیں۔

ایمیزون کے جنگلات پر تحقیق کرتے ہوئے انہوں نے بعض نئی باتیں پیش کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جنگلات میں جو پودے اور درخت اور جڑی بوٹیاں ہوتے ہیں وہ ہماری زندگی کی بقا کے لئے بہت مفید ہیں۔ خیر یہ تو پہلے بھی لوگوں کو معلوم تھا کہ جڑی بوٹیوں سے دوائیں بنتی ہیں۔ لیکن اب انہوں نے جنگلات کا جائزہ لے کر یہ بات بیان کی ہے کہ بعض جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں ایسے پودوں کی بہتات ہے وہ ہماری بقا کے لئے ضروری ہیں۔ جنگل کو صرف ایک علاقہ یا ایک جنگل نہ سمجھا جائے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ جنگل کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ کچھ حصے ایسے ہیں جو ہماری بقا کے لئے ضروری ہیں۔ وہاں پر زیادہ سے زیادہ ایسے پودے اگائے جائیں جن سے دوائیاں بنائی جاسکیں۔ اور ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اکثر دوائیاں جو دنیا میں استعمال ہو رہی ہیں۔ وہ جنگلی پودوں ہی سے بنائی جاتی ہیں۔ ان علاقوں کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ انہیں خاص طور پر محفوظ بھی رکھا جائے اور یہاں زیادہ پودے بھی اگائے جائیں۔

بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں پر درختوں کو کاٹ کر بستیاں بسائی جاسکتی ہیں بستیاں بسانے کے لئے تو اور زمینیں بھی موجود ہیں۔ لیکن جہاں پر جنگلات ضرورت سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں پر کہتے ہیں کہ مناسب یہی ہے کہ جنگل کاٹو اور وہاں بستی بنالو۔ لیکن ایسی جگہیں جہاں پر انسانی بقا کے لئے ضروری پودے پائے جاتے ہیں انہیں ہرگز نہیں کاٹنا چاہئے۔ گویا کہ جنگل کاٹیں بھی اور جنگل کو محفوظ بھی رکھیں۔ کاٹیں وہ جگہیں جہاں پر صرف درخت ہیں اور ان درختوں کو ضرورت سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ محفوظ ان جگہوں کو رکھیں جہاں پر جڑی بوٹیاں ہیں پودے ہیں اور ایسے درخت ہیں جو ہماری دوائیوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

اس لئے ماہرین جنگلات نے اب یہ تجویز پیش کی ہے کہ جنگلات بڑھانے کے لئے خاص قسم کے پروگرام بنائے جانے چاہئیں۔ کہاں سے اس کا ٹا جائے کہاں مزید پودے لگائے جائیں۔ اور کس قسم کے مزید پودے لگائے جائیں۔ صرف جنگل کا جنگل ہونا کافی نہیں۔ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ جنگل کے کس کس حصے میں ایسے پودے موجود ہیں جو انسانی بقا کے لئے ضروری ہیں۔ ان کو محفوظ رکھنا یقیناً ہم سب کے فائدے کی بات ہے۔ ان ماہرین نے کہا ہے کہ اگرچہ سب حکومتوں سے یہ کہا تو گیا ہے کہ وہ اس طرح جنگلوں کی حفاظت کریں۔ کہاں کہاں سے کاٹیں اور کہاں کہاں سے ان کی حفاظت کرکے انہیں محفوظ رکھیں لیکن انہیں شکوہ اس بات کا ہے کہ اب تک کسی حکومت نے اس بات کی طرف توجہ نہیں کی۔ توجہ دی ہے یا نہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ توجہ نہیں دی۔ بہرحال جو بات نئی ہے اور ساری انسانیت کے لئے مفید ہے اس کی طرف توجہ ضرور دینی چاہئے۔

ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں

اگر انسان نیکی نہ کرسکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کرسکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے۔ اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رفتگان

انور ندیم علوی ایڈووکیٹ

محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب

کھلی پیشانی۔ روشن۔ اور بڑی، مگر ہمیشہ حیا سے جھکی رہنے والی آنکھیں۔ دن رات خدمتِ خلق پر کمربستہ محترم ڈاکٹر عبدالقدوس نواب شاہ کے قدیم احمدی اور جماعت احمدیہ نواب شاہ کی پہچان تھے۔ کافی عرصہ قبل سندھ آگئے تھے۔ کچھ عرصہ ضلع میرپور خاص سندھ میں اسٹیٹوں پر رہے اور پھر نواب شاہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ آپ کے والد حضرت مولوی رحیم بخش رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے اور آپ کا تعلق تلونڈی جھنگلاں سے تھا۔ محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ بنے۔ زعیم انصاراللہ ضلع رہے۔ سیکرٹری موصیان اور نائب امیر ضلع نواب شاہ بھی مقرر ہوئے۔ جب محترم چوہدری عبدالرزاق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ احمدیت پر قربان ہو گئے تو امارت ضلع کی عظیم ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی۔

شروع سے ہی جماعتی لحاظ سے سکھر / خیرپور ڈویژن کے لئے نواب شاہ مقامی طور پر ایک سینٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔

1975ء میں جب خاکسار نے نواب شاہ میں بطور ایڈووکیٹ پریکٹس شروع کی تو محترم والد صاحب کی ہدایت پر خاکسار محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کے کلینک پر ان کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے بڑے ہی پیارے اور محبت بھرے انداز میں چند نصیحتیں کیں۔ ان میں زیادہ زور صحیح کیس لینے اور غریب احباب کے کیس میں بغیر فیس یا معمولی فیس میں لینے پر دیا گیا۔ مجھے اپنے پیشہ میں ان دو باتوں کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا۔ نیز مجھے محترم ڈاکٹر صاحب نے نواب شاہ میں رہائش اور دوسرے مسائل کے لئے اپنے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کی۔ بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ نواب شاہ شہر کے معزز احباب اور رؤسا سے آپ کے بہت اچھے تعلقات تھے اور وہ بھی آپ کی بے حد عزت کرتے تھے مگر کبھی بھی ان تعلقات کو اپنے لئے وجہ افتخار نہ سمجھا بلکہ جماعتی تعلق کو ہر چیز پر مقدم رکھا۔ بہت شروع میں وصیت کی۔ چندہ وصیت اور دیگر چندہ جات بڑی توجہ سے وقت پر ادا کرتے۔ ایک دفعہ کسی غلطی کی وجہ سے چندے کی ایک رقم آپ کے حساب میں جمع نہ ہوسکی اور آپ کو بقایا دار ہونے کی چٹھی موصول ہوگئی۔ سخت بے چینی کے عالم میں سیدھے سیکرٹری صاحب مال کے پاس آئے اور جب تک حساب کلیئر نہ کرالیا بے چینی محسوس کرتے رہے۔

جماعتی کام ہو یا دنیاوی کبھی اپنے زور بازو پر بھروسہ نہ کیا بلکہ ہمیشہ عاجزی انکساری اور دعا ہی آپ کا طرہ امتیاز رہا۔ اپنی عاملہ اور دیگر احباب سے بڑی نرمی اور محبت کا سلوک روا رکھتے۔ نوجوانوں کی بہت حوصلہ افزائی کرتے۔ ان کی ہمت بڑھاتے۔ جماعتی کاموں میں اپنی پیرانہ سالی کے باوجود جوانوں کی سی ہمت اور توانائی دکھاتے۔ آپ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ تھے اور خاکسار جنرل سیکرٹری ضلع۔

مجھے ہمیشہ علوی کی بجائے چوہدری کے لفظ سے پکارتے۔ آج بھی چشم تصور میں ان کا دلکش انداز کانوں میں رس گھول رہا ہے۔ قدرت نے آپ کو بڑے مضبوط قویٰ عطا کئے تھے۔ مشکلات میں بھی گھبرانے والے نہیں تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں آپ کو بہت سی آزمائشوں اور مشکلات سے گزرنا پڑا مگر ہر وقت اور مشکل پر دعا۔ صبر اور شکر کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ بڑے بیٹے مکرم عبدالحی صاحب جو کہ واپڈا میں اچھی سروس پر تھے کینسر کی وجہ سے فوت ہوگئے۔ آپ کی ایک بیٹی چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگئی۔ اپنی رفیقہ حیات کی جدائی کا صدمہ بھی آپ کو برداشت کرنا پڑا۔ چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر قاضی احمد میں احمدیت پر قربان ہوگئے۔ بھتیجے مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب جماعت سے تعلق کی وجہ سے قاضی احمد میں شدید زخمی کردیئے گئے۔ کمال ہمت اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ مشکلات پر صبر کرنا۔ یہ صفت ان کو قدرت کی طرف سے ایک خاص عطیہ تھا۔

مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نہ صرف یہ کہ عمر میں مجھ سے کافی بڑے تھے بلکہ ہر لحاظ سے بڑے اور عظیم تھے۔ تاہم ہمیشہ بے تکلف اور ہم عمر دوستوں اور عزیزوں کی طرح پیش آتے۔ لندن جلسہ پر ہم اکٹھے تھے۔ ایک روز کہنے لگے "چوہدری صاحب! آئیں آپ کو سموسے کھلاتے ہیں" سموسے کھا کر سیون اپ بھی پیا۔ میرے اصرار کے باوجود بل خود ادا کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگے کہ پیٹ میں کچھ گڑبڑ سی محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے جواب میں کہا "ڈاکٹر صاحب! آپ نے بل کی رقم کو پچیس روپے سے ضرب دے لی ہوگی (1986ء میں پونڈ قریباً پچیس روپے کے برابر تھا) اور جب پتہ چلا کہ پاکستان میں پچاس پیسے والا سموسہ سات روپے میں اور اڑھائی روپے کی بوتل تیرہ روپے میں پڑے ہیں تو گڑبڑ تو ہونا ہی تھی" مسکرائے اور اس بات سے لطف اندوز ہوئے۔

امامت سے بہت گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ ایک دفعہ نواب شاہ کے ایک مقامی عہدیدار نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بذریعہ خط عموی رنگ میں نواب شاہ کے حالات

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوپی چند نارنگ

املاء نامہ

اپنی کتاب املا نامہ میں گوپی چند نارنگ نے ۱۹۷۴ء کے مارچ میں نئی دہلی میں لکھا:-

آزادی کے بعد املا کی اصلاح و تنظیم کی طرف پھر سے توجہ ہوئی۔ کئی ذہنوں نے ان مسائل کو وہیں سے لیا جہاں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے انہیں چھوڑا تھا۔ نیز یہ احساس بھی عام ہوا کہ املا کے بارے میں سوچتے ہوئے محض صوتیات سے ہی نہیں سماجی لسانیات سے بھی مدد لینی چاہئے۔ زبان کی صوتیات اس کی سماجیات سے ہٹ کر کوئی معنی نہیں رکھتی۔ بعض حضرات نے اردو رسم الخط کو خالص صوتی بنیادوں پر ڈھالنے میں یہی غلطی کی تھی۔ ڈاکٹر جافر حسن کا صوتی املا (جس کی سید ہاشمی فرید آبادی اور سید اختر حسین رائے پوری نے بھی کسی حد تک تائید کی تھی) چونکہ اردو کے تاریخی ارتقاء اور سماجی ضرورتوں کا اتنا احساس نہیں رکھتا تھا۔ جتنا ضروری ہے۔ نیز اس میں رواج اور چلن سے بھی صرف نظر کیا گیا تھا۔ اس لئے جزوی طور پر بھی مقبول نہ ہو سکا۔ زبان کے معاملے میں صدیوں کے چلن اور سماجی ضرورتوں اور عام استعمال سے منہ نہیں موڑا جا سکتا۔ سجاد مرزا اور ہارون خان شیروانی نے اردو ٹائپ اور طباعت کے لئے جو کوششیں کیں (اردو رسم خط اور طباعت حیدر آباد ۱۹۵۷ء) ان میں بالواسطہ طور ہی پر سہی 'املا کے نقاط بھی زیر بحث آئے۔ اردو املا کے نام سے غلام رسول نے ایک کتابچہ ۱۹۶۰ء میں حیدر آباد سے شائع کیا۔ عبدالغفار مدہولی نے اپنے تدریسی تجربوں کی بناء پر اردو املا کا آسان طریقہ رائج کرنے کے لئے متعدد تحریریں لکھیں۔ اور اسی نام سے ۱۹۶۳ء میں دہلی سے ان کا ایک کتابچہ بھی شائع ہوا۔ اس زمانے میں سید احتشام حسین اور آل احمد سرور نے بھی بعض اصلاحات کے لئے ذہنی فضاء تیار کرنے میں مدد دی ڈاکٹر گیان چند جین اور راقم الحروف نے اپنے مضامین میں صحت املا کے لئے جامع سائنسی اصولوں کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ رشید حسن خان بھی املا کے مسائل پر برابر غور و فکر کرتے رہے۔ اور لکھتے رہے۔ ۱۹۷۳ء میں ترقی اردو بورڈ نے ڈاکٹر سید عابد حسین کی صدارت میں املا کمیٹی مقرر کی۔ راقم الحروف اور رشید حسن خان اس کے رکن مقرر کئے گئے رشید حسن خاں اردو املا پر اپنی کتاب لکھنے میں مصروف تھے۔ کمیٹی کی متعدد نشستوں میں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور انجمن کی کمیٹی اصلاح رسم خط کی مجوزہ اصلاحات اور دوسرے مسائل پر غور و خوض ہوا۔ بنیادی اصول طے کئے گئے۔ اور سفارشات مرتب کرنے کا کام راقم الحروف کو سونپا گیا۔ رشید حسن خان نے اردو املا پر عالمانہ اور مبسوط کتاب لکھی جس میں بنیادی اصولوں کی وضاحت کی گئی۔ مختلف عنوانات کے تحت ضروری الفاظ کی فہرستیں شامل کی گئیں۔ اور لغات میں پائے جانے والے انتشار اور غلط نگاری کا تفصیلی جائزہ لے کر ترجیحی صورتوں کا تعین کیا گیا۔ لیکن واضح رہے کہ یہ کتاب ایک فرد واحد کا کام ہے کمیٹی نے ان کے کام اور ان کے مشوروں سے استفادہ کیا لیکن جس طرح کمیٹی نے ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور انجمن کی کمیٹی اصلاح رسم خط کی کئی اصلاحات کو رد کر دیا۔ رشید حسن خان کی بعض باتوں سے بھی کمیٹی باوجود کوشش کے متفق نہ ہو سکی اور املا نامہ میں متعدد سفارشیں ان سے ہٹ کر کی گئیں۔

املا نامہ طبع اول (۱۹۷۴ء) میں زیادہ تر ان اصلاحات کو اپنایا گیا جو انجمن ترقی اردو کی کمیٹی اصلاح رسم خط (۱۹۴۴ء-۱۹۴۳ء) نے پیش کی تھیں۔ یا جن کی وضاحت ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اپنے مضامین اور تحریروں میں کرتے رہے تھے۔ ترقی اردو بورڈ کی املا کمیٹی کو بعض مقامات پر بنیادی نوعیت کا اختلاف تھا۔ جس کی نشان دہی کر دی گئی۔ مثلاً وہ اصلاحات جو انقلابی تبدیلیوں پر مبنی تھیں۔ جیسے مصدر یا کسی صیغے کے آخر میں جو 'نا' 'تا' وغیرہ آتے ہیں وہ مادے سے جدا کر کے لکھے جائیں۔ جیسے لکھ نا' لکھ تی' لکھ تے' لے نا' اٹھ تیں' بھج وانا' دے نا۔ یا بالکل کو بلکل یا خوش کو خش لکھا جائے۔ یا نون غنہ کو منفصل لکھا جائے جیسے پھان س' بان س' سن گھاڑے یا ی کو بھی مثل الف اور واؤ الگ لکھا جائے' جیسے بی ن' ب ی ن' ت ی د' پ ی ر' پ ی ر' پھو ر۔ یا یہ کہ عربی کے ہم آواز حروف جن کی تین یا چار شکلیں آتی ہیں۔ ان کو گھٹا کر صرف دو شکلوں پر اکتفا کیا جائے۔ یعنی ث' ص' س میں سے ص کو اور ز' ذ' ض اور ظ میں سے ذ اور ض کو حذف کر دیا جائے۔ یا ہمزہ جب منفصل حرف کے بعد آئے تو بالکل جدا لکھا جائے۔ جیسے لاءی' جاء' داءرہ' کوءی' سوءیاں' زاءل' قاءل' طاءر' زاءد' سناءی' آءی' یا مصیبت کو مصی بت' گھرکنا کو گھر ک نا' اور قرینہ کو قری نہ لکھا جائے' یا ڑھ' ڈھ کو ڈھ یعنی ملا کر دھ رتی بجائے دھرتی' ادھ ورا بجائے ادھورا لکھا جائے۔ ایسی تبدیلیاں چونکہ رواج اور چلن میں نہیں آ سکتیں تھیں اور ناقابل عمل تھیں اس لئے ان کو نظرانداز کر دیا گیا۔

سفارشات پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل رہنما اصول سامنے رہے۔

صحت املا کے جو اصول اب تک سامنے آ چکے ہیں اور محتاط اہل قلم کے ہاں جن پر عمل بھی ہو رہا ہے۔ ان کو علمی صوتی اور لسانیاتی نظر سے پرکھا جائے اور سائنٹفک طور پر منضبط و منظم کر کے پیش کیا جائے۔ ۲۔ اردو کے صدیوں کے چلن اور رواج کو پوری اہمیت دی جائے اور استعمال عام کی روشنی میں ترجیحی صورتوں کا تعین کیا جائے۔ ۳۔ املا میں کوئی تبدیلی ایسی تجویز نہ کی جائے جو اردو کی علمی میراث' اس کی تاریخ مزاج اور سماجی ضرورتوں کے نقطہ نظر سے ناقابل عمل ہو۔ ۴۔ عربی فارسی سے ماخوذ اردو کے ہم آواز حروف ہماری لسانی میراث کا جزو بن چکے ہیں۔ انہی کی بدولت ہزاروں الفاظ کی بیش بہا دولت ہمیں ودیعت ہوئی ہے۔ جو ہماری زبان کا جزو لاینفک ہے۔ اس سرمائے کا تحفظ ہمارا فرض ہے۔

۵۔ عربی کے جو مرکبات عبارتیں یا مکمل اجزا اردو میں مستعمل ہیں انہیں اصل کی طرح لکھنا چاہئے۔ ان پر اردو املا کے اصولوں کا اطلاق نہ ہونا چاہئے۔ ۶۔ املا کے اصولوں کا تعین کرتے ہوئے وسیع تر عام زبان پر نظر رکھی گئی ہے۔ محض شعری زبان پر نہیں (شاعری میں ضرورت شعری کے تحت لفظوں کو کبھی اشباع اور کبھی تخفیف کے ساتھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عام زبان میں لفظ کی متعینہ شکل ہی استعمال ہوتی ہے۔)

۷۔ جہاں مروجہ قاعدوں سے کوئی مدد نہیں ملی یا املائی انتشار حد سے بڑھا ہوا ہے وہاں معیاری تلفظ کی پیروی پر اصرار کیا گیا۔ معیاری تلفظ کو بنیاد بنانے سے ایسے بہت سے مسائل آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔

۸۔ سفارشات کو پیش کرنے میں قدیم علم ہجاء سے بھی مدد لی گئی اور جدید صوتیات و سماجی لسانیات سے بھی۔ اردو ایسی پیچیدہ اور متنوع زبان ہے کہ کسی ایک نقطہ نظر کو اپنا کر اس کے املا سے پورا پورا انصاف کرنا ناممکن ہے چنانچہ وسیع تر طریقہ کار کو اپناتے ہوئے جہاں سے بھی جو روشنی مل سکتی تھی لی گئی۔

زیر نظر صفحات میں قدیم روایت کا تسلسل بھی ملے گا اور جدید فکر کی سائنٹفک توجیہہ بھی۔ صوتیات کے کئی تصورات ایسے ہیں کہ انہیں قدیم اصطلاحوں میں پیش کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ دقت بعض امور سے بحث کرتے ہوئے بار بار محسوس ہوئی۔ جس کی وجہ سے ایک طرح کا مفاہمتی رویہ اختیار کرنا پڑا۔ ایسا اس لئے بھی ضروری تھا کہ زیر نظر سفارشات صرف ماہرین اور محققین کے لئے نہیں بلکہ اردو کے عام لکھنے پڑھنے والوں کے لئے بھی ہیں۔ جن میں طالب علم' ادیب' شاعر' صحافی' خوش نویس' ٹائپسٹ' نقل نویس' پروف پڑھنے والے' سبھی شامل ہیں۔ ان مباحث کے لئے زبان جتنی زیادہ سے زیادہ آسان اور عام فہم اختیار کی جا سکتی تھی کی گئی ہے۔ مثالیں ہر جگہ دی گئی ہیں۔

دنیا کی شائد ہی کوئی ترقی یافتہ زبان ہو جس کا املا پوری طرح صوتی ہو۔ حروف کی صوتی اقدار سے عدم مطابقت کئی زبانوں میں ملتی ہے۔ اردو میں حروف صحیح آوازوں سے زیادہ ہیں۔ اور حروف علت آوازوں سے کم۔ اس سے کچھ پیچیدگیاں تو پیدا ہوتی ہی ہیں لیکن ان سے مفر بھی نہیں۔ اس کمیٹی کا کام اردو املا میں تبدیلیاں کرنا نہیں تھا۔ اصل مقصد یہ تھا کہ املا میں جو بے اعتدالیاں اور بے قاعدگیاں راہ پا گئی ہیں ان کو دور کیا جائے اور صحت اور اصول کی راہ دکھائی جائے۔ راقم الحروف ان سب حضرات کا ممنون ہے جنہوں نے اپنی قیمتی مشوروں سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔

آپ کا خط ملا

ایک معزز قاری لکھتے ہیں:

خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے۔

کچھ روز پہلے ایک بات کہنے کو جی چاہا مگر قلم رک گیا۔ مبادا آپ برا مان جائیں۔ آج آپ کا قطعہ پڑھا جس میں آپ کہتے ہیں۔

مری تائید کرو یا مری تردید کرو
میری ہر بات پہ ہر کام پہ تنقید کرو
جو فقط دوست سمجھ کر نہیں کہتے کچھ بھی
ان کے پیچھے نہ چلو ان کی نہ تقلید کرو

آپ کا قطعہ گویا میری ہچکچاہٹ کا جواب تھا۔ بلکہ ایک صریح حکم تھا کہ اگر بات نہیں کہو گے تو میرے دوستوں کے زمرہ میں شمار نہیں کئے جاؤ گے۔ اور مجھے یہ منظور نہیں۔ اس لئے سنئے:-

بصد ادب گذارش ہے۔

تیرہ اگست کے اخبار میں لکھا تھا۔

"احباب مطلع رہیں کہ ڈاک کے لفافے پر 1.50 روپے کے ٹکٹ لگ رہے ہیں" اور یہ اعلان اب تک تین بار دہرایا جا چکا ہے۔ اور انہی الفاظ میں۔ "لگ رہے ہیں" سے یہ تاثر ملتا ہے کہ دریافت نہیں کیا البتہ لفافوں پر لگے ہوئے دیکھے ہیں۔ بھلا دریافت کیوں نہیں کیا۔ اور اگر کیا ہے تو تیرہ اگست کو اطلاع کیوں دی جا رہی ہے جبکہ فیصلہ پر عمل درآمد غالباً یکم اگست سے ہو رہا ہے۔ پھر کیا یہ اطلاع جسے اخبار دہرا رہا ہے درست ہے۔ کہ ڈیڑھ روپے کے ٹکٹ لگنے چاہئیں۔ ڈاکخانے والے تو کہتے ہیں ایک روپیہ پچیس پیسے کے ٹکٹ لگاؤ۔ کیا اخبار نے تصدیق کی کہ صحیح صورت حال کیا ہے۔ اور اگر ان کی پہلی اطلاع صحیح نہیں اور یقیناً نہیں تو معذرت کیوں نہ کی گئی۔ غلط اطلاع دینا اور پھر اس کی تصحیح نہ کرنا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغان حکومت کی حالت جنگ

طالبان نے گذشتہ دنوں کابل پر جو حملے کئے ان کو صدر ربانی کی حکومت نے کامیابی سے پسپا کر دیا ہے۔ حکومت کے ترجمان نے بتایا ہے کہ یہ حملے رات کے وقت کئے گئے اور ایک رات میں تین دفعہ حملے ہوئے مگر صدر برہان الدین ربانی کی وفادار افواج نے ہر دفعہ ان کو پسپا کر دیاہ۔

افغان حکومت کی پوزیشن جو ماضی میں ایک مرحلہ پر مستحکم سمجھی جاتی تھی اب کمزور سے کمزور تر ہوتی جارہی ہے۔ اور اب روس اور تاجکستان کی طرف سے اسلحہ اور گولہ بارود پہنچایا جارہاہے تاکہ کمزور افغان حکومت کو سہارا دیا جا سکے۔

ازبک ملیشیا کے ترجمان مسٹر صبغت اللہ ذکی نے جو پاکستان میں ہیں 'ازبک ملیشیا کے چیف مسٹر عبدالرشید دوستم کی طرف سے روس اور تاجکستان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر ان کے فوجی طیاروں کی پروازیں بند نہ ہوئیں تو ان کو مار گرایا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ روس اور تاجکستان کے تین ٹرانسپورٹ طیارے ازبک ملیشیا کے زیر کنٹرول شمالی افغانستان کے علاقے پر سے پرواز کرکے کابل کی طرف گئے ہیں۔ خیال کیا گیا کہ ان طیاروں میں روس اور تاجکستان کی طرف سے افغان حکومت کے لئے اسلحہ اور گولہ بارود بھجوایا جارہاہے۔ ترجمان نے کہاہے کہ اس سے قبل بھی اس طرح کی پروازیں کابل کی طرف جاتی دیکھی گئی تھیں۔

○○○

سربوں پر بمباری

جنیوا میں امن سمجھوتہ طے پا چکا ہے جسے سربوں نے بھی پہلی بار تسلیم کرلیا ہے لیکن جیسا کہ اس وقت سمجھا گیا تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ سربوں کی فوجی کمانڈ نے ابھی تک اس منصوبے پر صاد نہیں کیا۔ چنانچہ نیٹو کے طیاروں اور امریکی طیارہ بردار جہازوں کی طرف سے سربوں کے ٹھکانوں پر گولہ باری بدستوری جاری ہے۔

تازہ خبروں کے مطابق امریکہ کے طیارہ بردار جہاز نے سربوں کے ایک شہر پر میزائیلوں سے حملہ کیاہے۔ یہ تازہ حملہ بتا رہاہے کہ نیٹو اور امریکہ کے فضائی حملے اپنی بات منوا کرہی رہیں گے۔ اور سربوں کو جتنی جلد ہوسکے ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

سرائیوو کے اردگرد بھی سربوں کے ہتھیار ہٹانے جانے کی خبریں ملی ہیں۔ نیٹو اور اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ جب تک سرائیوو کے اردگرد سے ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے تک بھاری ہتھیار ہٹا نہیں لئے جاتے بمباری جاری رہے گی۔

○○○

اغوا شدہ سیاح

مقبوضہ کشمیر میں الفاران نامی تنظیم نے چار یورپی سیاحوں کو قتل کرنے کے لئے نئی ڈیڈ لائن دی ہے۔ اور کہاہے کہ اگر ان کی فراہم کردہ فہرست کے مطابق جیلوں میں بند حریت پسندوں کو رہا نہ کیا گیا تو وہ ان سیاحوں کو قتل کردیں گے۔

سری نگر میں ایک بیان میں جو الفاران کی طرف سے جاری کیا گیاہے بھارتی حکومت کو ایک بار پھر متنبہ کیا گیاہے کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو وہ سیاحوں کی زندگی ختم کردیں گے۔ اور اگر ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری صرف بھارتی حکومت پر عائد ہوگی۔ کیونکہ بھارتی حکومت کا رویہ غیر ذمہ دارانہ ہے اور وہ جھکنے کو تیار نہیں ہے۔

الفاران نے جولائی کے شروع میں چھ سیاحوں کو اغوا کیا تھا جن میں سے ایک تو جلد ہی بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا جبکہ ناروے کے ایک سیاح کو تیرہ اگست کو قتل کردیا گیا۔ سیاحوں میں امریکہ کا ایک' جرمنی کا ایک اور برطانیہ کے دو سیاح شامل ہیں۔ جو مقبوضہ کشمیر میں ہمالیہ پہاڑوں پر چھٹیاں گزارنے آئے تھے۔ الفاران نے کہاہے کہ ابھی تک ہم سے ان تینوں ممالک کے سفارت کاروں نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ تاہم بھارتی حکومت چاہے تو ہم قیدیوں کا تبادلہ کرنے کو تیار ہیں۔

بھارتی حکومت نے اغوا کرنے والوں سے کہا ہے کہ وہ بات چیت کا سلسلہ دوبارہ شروع کریں۔ ریاستی حکومت کے ترجمان نے کہاکہ ہم اپیل کرتے ہیں کہ جلد بازی میں کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان کی اپیل کا کوئی مثبت جواب جلد ملے گا۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

اور دعوت الی اللہ میں سستی کے بارہ میں اپنی مایوسی اور بے بسی کا اظہار کیا۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ "ڈاکٹر عبدالقدوس کے بارہ میں میں حسن ظن رکھتا ہوں۔" اپنے پیارے امام کی طرف سے یہ ایک بہت بڑا سرٹیفکیٹ تھا۔ اس درویش منش انسان نے اپنے پیارے آقا کی اس حسن ظنی کو سچ ثابت کردکھایا۔ جب آپ کے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر قاضی احمد میں احمدیت پر قربان ہوئے تو مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس کی زبان سے بے اختیار یہ فقرہ نکل گیا۔ "چھوٹا بھائی تھا مگر مجھ سے بہت آگے نکل گیا" دل سے نکلی ہوئی یہ تڑپ بادگاہِ

WELL PROTECTED

Like a suckling in your lovely lap
My days have all been mighty sweet
Whoever did dare frown on me
A humble pie, he had to eat

Your care and love have dealt with me
In a generous, kindly, bounteous way
Whoever is left unguided, unled
'Tis sure that he can go astray

'Tis better for them to know it well
That he who gets the aid from You
Though all the world may join their hands
No harm to him, their plans can do

Whoe'er is backed by God the Great
Whoe'er is told by Him to stand
'Tis Must for all the jinn and men
To give their hands in his hand

WAVES AND THOUGHTS

جس کی خوب حفاظت کی گئی

ایک دودھ پیتے بچے کی طرح
تیری محبت بھری گود میں
میرے دن انتہائی طور پر خوش گوار گذرے ہیں
جس کسی نے مجھے گھور کے دیکھا
اس کو منہ کی کھانی پڑی
تم نے جس طرح میرا خیال رکھا
اور جس طرح مجھ سے محبت کی
یہ بہت بڑی مہربانی ہے
اور مجھ پر انعامات نچھاور کرنے والی بات ہے
ہر وہ شخص جس کی رہنمائی نہیں کی جاتی
وہ غلط راستے پر چل پڑتا ہے
لوگوں کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے
کہ وہ اس بات کو جان جائیں
کہ ہر وہ شخص جسے تیری طرف سے نصرت ملتی ہے
چاہے ساری دنیا مل کر اسے نقصان پہنچانا چاہے
وہ ایسا نہیں کرسکتی
ہر وہ شخص جس کی پشت پناہی خدا تعالیٰ کرتا ہے
اور ہر وہ شخص جس سے وہ کہتا ہے
کہ کھڑا ہو جا
یعنی قائم ہو جا
سب انسانوں اور جنوں کے لئے لازم ہے
وہ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیں۔

الٰہی میں مقبولیت کا رنگ پکڑ گئی۔ کچھ ہی عرصہ بعد دوپہر کے وقت نواب شاہ کے مصروف ترین بازار لیاقت مارکیٹ میں احمدیت پر قربان ہوکر اپنے چھوٹے بھائی کے پاس پہنچ گئے۔ دعاہے کہ مولا کریم ان دونوں بھائیوں کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کے لواحقین میں ان کی نیک یادیں جاری رکھے۔ ہر مصیبت اور رنج سے ان کو محفوظ رکھے۔ ہر موڑ پر خود ان کا حامی وناصر ہو۔

بقیہ صفحہ 5

صحافت کے اصولوں کے خلاف ہے۔

ہمارے اس معزز قاری نے یہ بھی لکھاہے کہ خط تو کافی دن ہوئے لکھا تھا۔ پوسٹ اس لئے نہیں کیاکہ دو تین ڈاکخانوں سے دریافت کرلوں تا میں غلط بات نہ لکھ رہا ہوں۔ میں نے بھی لفافے پر ایک روپیہ پچیس پیسے کے ٹکٹ لگائے ہیں۔ امید ہے بیرنگ نہیں ہوگا اگر ہوگا تو ضرور مطلع کیجئے۔

اس معزز قاری نے یہ لکھ کر کہ غالباً یکم اگست سے ہورہاہے اپنی ایسی لاعلمی کا اظہار کیاہے جس کی وجہ سے کئی دوستوں کے خطوں کے بیرنگ ہونے پر ہمیں کچھ رقم ادا کرنی پڑی ہے۔ حیرت ہے کہ اتنی ظاہروباہر بات اور کئی دوستوں کو اس کا علم نہ ہو جیساکہ اس معزز قاری کو بھی علم نہیں۔

جب ہم نے اعلان کیا تھا تو ڈاک خانے کو ٹیلیفون کرکے اس کی تصدیق کروالی تھی۔ اب یہ خط ملا تو ہم نے پھر مکرم پوسٹ ماسٹر صاحب ربوہ کو فون کیا اور ہم نے ان سے کہاکہ ہمارے اس اعلان پر کہ لفافے پر ڈیڑھ روپے کے ٹکٹ لگنے چاہئیں ہمارے ایک معزز قاری نے اعتراض کیا ہے۔ کہنے لگے وہ کیوں۔ آپ کا اعلان تو بالکل درست ہے۔ ہم نے کہاکہ انہوں نے اپنے لفافے پر پچیس پیسے کے ٹکٹ لگائے ہیں یعنی ایک روپیہ کے علاوہ۔ پوسٹ ماسٹر صاحب کہنے لگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب

فیصل آباد سے لکھتے ہیں:

13- اگست 95ء کے الفضل میں "ڈاک کے لفافے کی قیمت میں اضافہ" کا اعلان پڑھا کہ لفافے پر ٹکٹ 1-50 روپے کے لگائے جائیں۔ اس سے دو تین دن پہلے ڈاکیہ ایک لفافہ لے کر آیا جس پر ایک روپے کا ٹکٹ لگا ہوا تھا۔ اس نے 50 پیسے بیرنگ کے مانگے اور بتایا کہ اب ٹکٹ 1-25 روپے کا لگایا جائے۔ الفضل میں اعلان پڑھ کر G.P.O گیا انہوں نے بتایا کہ لفافے پر ٹکٹ 1-25 روپے کا لگے گا اور لفافے کی قیمت 25 پیسے اس کے علاوہ ہوگی۔ یعنی مجموعی طور پر ڈاک خانے سے حاصل شدہ لفافہ ڈیڑھ روپیہ کا ہوگا۔

اسی لفافے کے دوسری طرف دیکھئے وہاں لکھا ہے سٹیشنری چارج تیس پیسے۔ اگرچہ لکھا تو تیس پیسے ہے۔ ہم پچیس پیسے لیتے ہیں یعنی اگر ہم سے لفافہ خرید اجائے تو ایک روپیہ پچیس + پچیس پیسے یعنی ڈیڑھ روپیہ۔ اگر آپ بازار سے خود لفافے خریدیں تو ہم کوئی سٹیشنری چارج نہیں لیتے۔ اس طرح آپ بازار سے خریدے ہوئے لفافہ پر ایک روپیہ کے علاوہ پچیس پیسہ کے ٹکٹ لگاتے ہیں۔ گویا کہ اصل میں تو ایک روپیہ پچپن پیسہ ہی لگنے چاہئیں لیکن ڈاک خانہ پانچ پیسے چھوڑ دیتا ہے اور لفافہ کی قیمت کے ساتھ سٹیشنری چارج پچیس پیسے وصول کرتا ہے اور اس کے علاوہ آپ کو پچیس پیسے کے ٹکٹ لگانے پڑتے ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے اس معزز قاری نے کن ڈاک خانوں سے پتہ کیا۔ اور پھر ایک سے پتہ کرنے کے بعد دوسرے سے پتہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا ڈاک خانے والے بھی غلط بات بتا سکتے ہیں اور پھر اپنے ہی متعلق۔ یہ تو ممکن نہیں تھا۔ ان کا خط بیرنگ اس لئے نہیں ہوا کہ انہوں نے جو لفافہ ہمیں بھیجا ہے اس پر ایک روپے کی ٹکٹ چھپی ہوئی ہے پچیس پیسے کی انہوں نے ٹکٹ لگائی ہے اور اس کے دوسری طرف سٹیشنری چارج تیس پیسے بھی لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے کبھی کسی دوست سے کہہ کر لفافے منگوائے ہوں گے وہ یقیناً ایک روپیہ پچیس پیسے کے ہی لائے ہوں گے اور پچیس پیسے اب انہوں نے خود لگائے ہیں۔ بہرحال ہمارے قارئین اس بات کو یاد رکھیں کہ لفافے پر چھپی ہوئی ٹکٹ ایک روپے کی ہے۔ لفافے کا سٹیشنری چارج تیس پیسے ہے۔ گو وہ ڈاک خانہ پچیس پیسے وصول کرتا ہے اور اس کے ساتھ پچیس پیسے کا ٹکٹ لگانا پڑتا ہے۔ لیکن آپ بازار سے لفافہ خریدیں تو اس پر ایک روپیہ اور پچیس پیسے کے ہی ٹکٹ لگیں گے وہ اس لئے کہ سٹیشنری آپ کی ہوگی ڈاکخانہ اسی سٹیشنری کے پیسے وصول نہیں کرے گا۔ امید ہے یہ بات ہمارے قارئین یاد رکھیں گے۔ اگر آپ ڈاکخانہ سے لفافے خرید کر اس پر پچیس پیسے لگائیں تو دراصل آپ ڈیڑھ روپے ہی میں لفافہ بھیج رہے ہیں اور اگر بازار سے لفافہ خریدیں اور اس پر ایک روپیہ پچیس پیسے لگائیں تو پھر آپ ایک روپیہ پچیس پیسہ میں لفافہ بھیج سکتے ہیں۔ امید ہے بات واضح ہو گئی ہوگی۔ ہمارے معزز قاری کے لئے بھی اور ہمارے دیگر معزز قارئین کے لئے بھی۔

بقیہ صفحہ ۱

لئے کوئی مفید وجود ثابت نہیں ہو سکتے۔ اور نہ خود کوئی بڑائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور پھر وہ لوگ جو اپنے لئے آپ قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ بھی بہت بڑے درجے پاتے ہیں۔ مثلاً (-) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے ابتدائی زمانہ میں کسی نے اپنے وقت۔ اپنے آرام۔ اپنے مال کی قربانی نہیں کی آپ ابھی شکم مادر میں ہی تھے۔ کہ باپ فوت ہو گئے۔ پھر ابھی ننھے بچے ہی تھے کہ ماں فوت ہو گئیں۔ اور ذرا ہوش سنبھالا تھا کہ دادا کا انتقال ہو گیا۔ مگر آپ نے اپنے لئے اور اپنے نفس کی اصلاح اور دنیا کی بھلائی کے لئے وہ وہ قربانیاں کیں کہ جن کے نتائج آج ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔

پس چونکہ بڑائی کے معنی ہوتے ہیں بڑی قربانی کے اور چھوٹائی کے معنی ہوتے ہیں۔ چھوٹی قربانی کے۔ اسی لئے (دین حق) نے قربانی پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اور (اہل ایمان) کی کوئی عید نہیں۔ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو۔

پس درحقیقت کوئی خوشی نہیں۔ اور کوئی عید نہیں جب تک اس کے پہلے قربانی نہ کی گئی ہو۔ دیکھو رمضان کے بعد جو عید آتی ہے اس سے پہلے یعنی رمضان میں کتنی قربانیاں انسان کو کرنی پڑتی ہیں۔ نفس کی قربانی' کھانے پینے کی قربانی۔ شہوات کی قربانی۔ اپنے جذبات اور ارادوں کی قربانی۔ جب (صاحب ایمان) اتنی قربانیاں کر چکتا ہے۔ تب عید اس کو خوش کرنے کے لئے آتی ہے۔ تو ان عیدوں میں (-) بڑے بڑے سبق ہوتے ہیں۔ اور (-) بتایا جاتا ہے کہ ہر ایک عید اور خوشی کے ساتھ قربانی لازمی ہوتی ہے۔

عید الاضحیٰ کیا ہے۔ یادگار ہے۔ اس قربانی کی جو مدت ہوئی۔ حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی۔ اور اس سے (-) ہمیں سبق دیا جاتا ہے کہ یہ ایک اصل ہے جس کے ذریعہ جماعتیں ترقی پاتی ہیں۔ بغیر اس طرح قربانی کئے کوئی جماعت ترقی نہیں پا سکتی۔ جب جماعت کے سارے لوگ اپنے آپ کو قربان کرنے پر آمادہ اور تمام چیزوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ تب مدعا حاصل ہوتا ہے' ورنہ کسی ایک دو کے قربان ہونے سے جماعتوں کو ترقی حاصل نہیں ہوا کرتی۔

(از خطبہ 13 جون 1919ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد عارف صاحب جہلمی دارالصدر شرقی ربوہ کے والد محترم میاں سلطان بخش صاحب چند ماہ سے شوگر اور بلڈ پریشر سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر آڈٹ ربوہ کے تایا مکرم مولوی محمد احمد فاضل صاحب ولد میاں علی محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ دارالصدر غربی ربوہ بعمر ۷۹ سال بعارضہ فالج ایک سال کی مسلسل بیماری کے بعد مورخہ 95-9-7 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

ان کا جنازہ بیت الاقصیٰ میں بعد جمعہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے پڑھایا اور اسی روز شام کو موصی ہونے کی بناء پر بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف واقف زندگی تھے ان کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب جٹ مورخہ 25- اگست 1995ء بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہو جانے سے رحلت فرما گئے ہیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔

مورخہ 27- اگست کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا متوفی مکرم چوہدری فیض احمد صاحب جٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ کے فرزند تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا لطیف احمد صاحب کاہلوں نے دعا کرائی۔ آپ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب ماڈرن شوز اقصیٰ روڈ کے والد تھے اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ مکرم تقی احمد صاحب بابت ترکہ مولوی سلطان احمد صاحب

مکرم تقی احمد صاحب فیصل آباد نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی ریٹائرڈ پنشنر تحریک جدید بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی امانت تحریک جدید میں مبلغ 8755/10 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم ان کی بیوہ محترمہ حنیفاں بیگم صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ حنیفاں بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم تقی احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم عزیز احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم فضل احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم محمد افضل عامر صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ عزیزہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ طارقہ جمیلہ صاحبہ (بیٹی)
(10) محترمہ سمیرا سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
(11) محترمہ زاہدہ نسرین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

کمپیوٹر سائنس میں پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کورس کے لئے داخلہ پنجاب یونیورسٹی قائد اعظم کیمپس لاہور

○ یونیورسٹی ہذا نے کمپیوٹر سائنس میں ایک سالہ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کورس میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

تعلیمی قابلیت: کم از کم بیچلرز ڈگری۔ بی ایس سی/بی کام ڈگریوں یا کم از کم اکنامکس یا شماریات یا ریاضی میں کسی ایک کے ساتھ بی اے ڈگری کے حاملین اہل ہیں۔ کوئی سی انجینئرنگ ڈسپلن میں بیچلرز ڈگری بھی قابل قبول ہے۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23/9/95 مقرر ہے۔

(مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 7.9.95 ملاحظہ فرمائیں۔)

(نظارت تعلیم)

بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 95-9-14 دوپہر 12 بجے سے 2 بجے تک بجلی بند رہے گی۔

(واپڈا۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی نے ۱۲- ستمبر کو اپنے آٹھ منٹ کے اجلاس میں پنجاب کے معطل شدہ وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو پر عدم اعتماد کردیا- مسٹر وٹو کو گورنر کی طرف سے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ صوبائی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں- لیکن مسٹر وٹو اور ان کے ساتھی اجلاس میں شریک ہونے کے لئے نہیں آئے- لہٰذا مسٹر منظور احمد وٹو کی طرف سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی قرارداد پیش نہیں کی گئی- مسلم لیگ (ن) کے تمام ارکان بھی سوائے دو اراکین کے غیر حاضر تھے جنہوں نے کارروائی میں بعض نکات اٹھائے مگر سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا کہ اس اجلاس میں اعتماد کے ووٹ کے علاوہ اور کوئی کارروائی نہیں ہوگی-

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا کہ موجودہ صورت میں پنجاب اسمبلی کا اجلاس غیر آئینی ہے- مجھے تمام اختیارات کے ساتھ بحال کیا جائے اس صورت میں اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے کہا جاسکتا ہے-

○ مسلم لیگ (ج) کے مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ ہمارا نہ ہوا تو ہم نواز شریف سے اتحاد کرسکتے ہیں- انہوں نے نواز شریف کی طرف سے مسلم لیگوں کے اتحاد کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف کو اب مسلم لیگوں کے اتحاد کا خیال کیسے آیا ہے؟

○ مسلم لیگ (ج) کے رکن اور پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے اپنی پارٹی کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ کو بغاوت کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) سے اتحاد مت کرنا- ہم ساتھ نہیں دیں گے- انہوں نے کہا کہ نواز شریف کی پیشکش پھندا ہے- پیپلز پارٹی بڑی جماعت ہے وزارت اعلیٰ بھی اسی کا حق ہے-

○ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی غیر آئینی ہے- انہوں نے کہا کہ میں اس کے خلاف عدالت میں جاؤں گا-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف مجھے اور چٹھہ کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں- لیکن پی ڈی ایف میں جھگڑا کرنے کی کوشش ناکام رہے گی- انہوں نے کہا کہ ہمارے خلاف کوئی گرینڈ الائنس نہیں بن رہا- بزرگوں کی عزت کرتے ہیں- انہوں نے کہا کہ منظور وٹو کی گرفتاری کا فیصلہ نئی کابینہ کرے گی- انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب کو تبدیل نہیں کیا جائے گا-

○ مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ پیر پگاڑا سے نواب زادہ نصراللہ تک کوئی بھی نواز شریف کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتا- انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے ساتھ ڈرامے پر ڈرامہ ہو رہا ہے- مجھے ان پر ترس آتا ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے پنجاب اسمبلی کے ارکان سرکاری پیسے سے خریدے گئے ہیں- حکومت کا مکروہ کھیل ملک کو تباہ کردے گا- الیکشن ہوئے تو پنجاب میں پیپلز پارٹی کے ۹۳- ارکان تھے اب ۱۲۵ ہو گئے- ۳۲- ارکان کو عوام کے خون پسینے کی کمائی سے خریدا گیا- وفاداریاں بدلنے پر جو مال خرچ ہوا وہ عوام کا ہے- پنجاب میں وفاداریاں تبدیل ہوتی ہیں تو محترمہ لاہور میں ۵ روز قیام کرتی ہیں لیکن ان کے پاس کراچی جانے کی فرصت نہیں جہاں ہر روز لاشیں گرتی ہیں-

○ نواب زادہ نصراللہ خان نے پیر صاحب پگاڑا سے ملاقات کی اور گرینڈ الائنس پر گفتگو کی-

○ امریکی سفارت کار مسٹر ایرک ٹیونس نے اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف سے ملاقات کی- دو روز میں امریکی سفارت کار کا اپوزیشن لیڈر سے یہ تیسری مرتبہ رابطہ ہے- وہ امریکی قونصل جنرل ہیں-

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ جمہوری اقدار کو ملیامیٹ کرنے کے خلاف اسمبلی کا بائیکاٹ کیا ہے- چوہدری پرویز الٰہی نے کہا پنجاب کے بحران میں سب سے گھناؤنا کردار گورنر نے ادا کیا ہے-

○ کراچی میں گذشتہ روز تھانوں پر حملے کئے گئے- اور فائرنگ کے واقعات ہوئے- مہران بینک سکینڈل کے بڑے ملزم یونس حبیب کی اہلیہ زیب النساء سمیت ۵- افراد ہلاک ہو گئے- جبکہ ایک عورت سمیت تین افراد زخمی ہوئے- یونس حبیب کی اہلیہ کو اس وقت گولی ماری گئی جب وہ کار میں اپنے بھائیوں کے ساتھ عدالت میں جارہی تھیں جہاں ان کے شوہر کی پیشی تھی- اس قتل کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی- اپنی اہلیہ کے قتل کی خبر سن کر یونس حبیب سکتے میں آ گئے انہوں نے کہا میری کسی سے دشمنی نہیں-

○ امریکہ کے ایک شہر بالٹی مور کے نواحی علاقے میں ایک شاپنگ پلازہ کے قریب کھڑی ہوئی کار میں بم دھماکہ ہوا جس سے کار میں موجود پانچ افراد ہلاک ہو گئے- پولیس نے دھماکہ کی وجہ گھریلو تنازعہ یا خود کشی مشن بتائی ہے-

○ نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ وٹو کو چاہے سب چھوڑ جائیں مگر ہم ان کا ساتھ دیں گے- انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کو غلط طریقے سے تبدیل کیا گیا ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اب ہم پارلیمنٹ کے اندر اور باہر جدوجہد تیز کر دیں گے- انہوں نے کہا کہ کروڑوں روپے کی بولی کے باجود ہمارے صرف ۴-۵ ارکان کو توڑا جاسکا-

○ جماعت اسلامی اور جمیعت علماء اسلام نے مقاصد متعین کئے بغیر گرینڈ الائنس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے- مذہبی جماعتوں نے اتحاد کے لئے ۵ نکات پیش کردیئے ہیں- میاں منظور احمد وٹو' میاں نواز شریف اور ان کی پارٹی کے خورشید محمود قصوری مختلف سیاسی اور مذہبی لیڈروں سے اس سلسلے میں رابطے قائم کرنے میں سرگرم ہیں-

○ نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ میں بے نظیر یا نواز شریف کے ساتھ نہیں ہوں- وفاقی حکومت کی حمایت ترک نہیں کی- ہم نے بلاوجہ کبھی کسی کی مخالفت نہیں کی-

○ آزاد کشمیر کی اپوزیشن نے اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کردیا-

○ وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے کہا ہے کہ اجمل دہلوی الطاف حسین کو اندھیرے میں رکھ کر پھانسنا چاہتے ہیں- الطاف حسین کی حالت جنونی کی سی ہوگئی ہے- انہیں اپنے آپ پر قابو نہیں رہا- وہ وائس آف جرمنی کو انٹرویو دے رہے تھے- وائس آف جرمنی کے مبصر نے اس موقع پر کہا کہ جب سے کراچی کی صورت حال کی نگرانی وزیر داخلہ نے سنبھالی ہے-

ضروری اعلان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری سب نیک دعائیں آپ کے لئے) کا جلسہ سالانہ جرمنی 1995ء کے موقع پر آخری روز کا اختتامی خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن پر مورخہ 14 ستمبر 1995ء بروز جمعرات پاکستان کے وقت کے مطابق شام 5 بجے ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا- احباب استفادہ فرمائیں-

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے- ۴۰ گرام ۵۰ روپے- ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۱۵۰ روپے
شاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ- گول بازار، ربوہ
فون نمبر- 04524-212434 فیکس:- 534

نصرت جہاں اکیڈمی
کی کتب جلد شدہ وکاپیاں اور بستے رعایتی قیمت میں خریدیں-
رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 212297

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
الکریم جیولرز
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف سیالکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۳۴